یہ اخبار ہدائیت آثار ہر جمعہ کے دن دفتر اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

R.L. 352.

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR

اہلحدیث

امرتسر ۲۷ - شعبان المعظم ۱۳۲۳؁ھ مطابق ۲۷ - اکتوبر ۱۹۰۵؁ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ھذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	[illegible]
والیان ریاست سے	[illegible]
روساو جاگیرداروں سے	[illegible]
عام خریداروں سے	[illegible]
چھ ماہ کے لئے	[illegible]
ممالک غیر سے	[illegible]

قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے - نمونہ بھی پرچہ - بیرنگ ڈاک واپس ہوگی نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت وارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے - ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہئے

ضروری اطلاع

بفضلہ تعالیٰ اہلحدیث کی عمر کے دو سال ختم ہو گئے ہیں لہذا حسب دستور یہ خادم بعد سال ایک ہفتہ رخصت لیتا ہے اور انشاء اللہ ناظرین کو سال سوم کی مبارکباد کہنے کے لئے ۱۰ - نومبر کو حاضر ہوگا اس خوشی کی تقریب پر کتب موجودہ دفتر کی قیمتوں میں ۱۳ - نومبر تک (جب تک اول جلد سوم کی تاریخ ہے) ثلث قیمت کی رعایت ہوگی - محصولڈاک نہیں - فہرست کتب صفحہ گیارہ پر ملاحظہ ہو - جن اصحاب کی قیمت ختم ہو گئی ہے وہ متنبہ رہیں یا خود ہی منی آرڈر کے ذریعہ بھیجدیں - ورنہ وی پی کیا جائیگا - در صورت نامنظوری کے اطلاع دیں - (منیجر)

اشاعۃ السنہ پر

ریویو

(گذشتہ سے پیوستہ)

گذشتہ نمبر میں تو میں نے اس امر پر بحث کی تھی کہ جناب مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی فاضل اڈیٹر اشاعۃ السنہ نے جو مذہب اہلحدیث کی تعریف کی ہے وہ جامع مانع بھی نہیں اور اندرونی نقص سے بھی خالی نہیں۔ اس نمبر میں آپکی تعریف کو صحیح مانے لیتا ہوں تاہم آپکا مدعا کہ خاکسار اہلحدیث نہیں۔ کیونکہ آیت کوثر کی تفسیر (بخیال آپکے) حدیث نبوی کے خلاف کی ہے ثابت نہیں ہو سکتا۔ آپنے تمام زور لگاکر اپنے دعوی کا ثبوت ان الفاظ میں دیا ہے کہ

جو شخص اہلحدیث کہلاتا ہو۔ اور وہ تمام احادیث صحیحہ کو واجب العمل سمجھتا اور مانتا ہو۔ مگر کسی ایک حدیث نبوی کو جسکی صحت اسکو نزدیک مسلم ہو۔ اور اسکے مقابلہ میں کوئی حدیث یا نص قرآنی درپیش اور نیز نہ ہو۔ اور وہ حدیث ہو بھی ایسی جو بنص نبوی قرآن مجید کی کسی آیت کی تفسیر کرتی ہو۔ اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی امر متعلق اعتقاد کا قول شرح بیان فرمایا ہے (جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث متعلق تفسیر آیت کوثر ہے) صرف اسوجہ سے کہ اس کے زعم فاسد اور فہم کاسد میں وہ حدیث لغوی معنے سے زیادتی ہے یعنے عام معنے لغت عرب سے ایک خاص معنے لغوی کو خاص کرتی ہے نہیں مانتا اور اس حدیث کو تفسیر آیت کوثر قرار دینا پسند نہیں کرتا۔ یا اسکو جائز نہیں سمجھتا۔ اور اسکو عربیت کے برخلاف جانتا ہے وہ اہلحدیث نہیں ہے (صفحہ ۲۲)

اس ساری تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ آیت کوثر کی تفسیر چونکہ حضور نبوی ۴۴ نے حوض اور نہر کے ساتھ فرمائی ہے۔ تو جو شخص (مثل مصنف تفسیر القرآن) ان معنے کو کوثر کی تفسیر نہیں مانتا وہ اہلحدیث نہیں ہے۔

خدا کا فضل ہے کہ اس تقریر کا جواب مجھکو کہیں اور جگہ سے تلاش کرنا نہیں پڑا۔ خود مولانا ممدوح ہی کے کلام میں بلکہ اسی جگہ پر آپکے حاشیہ میں جواب ملتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ

اگر کوئی شخص کسی حدیث کی صحت میں متردد ہو یا اس حدیث کے مقابلہ میں کوئی اور حدیث دستاویز رکھتا ہو۔ اور اس حدیث کی نظر سے وہ اس حدیث میں کوئی تاویل کرتا ہو۔ وہ اس حدیث کے انکار سے منکر حدیث نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس حدیث کا مأول اور دوسری حدیث کا متمسک کہلاتا ہے جیسا کہ بعض فقہاء و محدثین کا حال ہے حاشیہ صفحہ ۲۲

اس تقریر کا مطلب بالکل صاف ہے کہ اگر کوئی شخص کسی حدیث کی تاویل اس سبب سے کرتا ہے کہ اسکے خیال میں وہ حدیث کسی آیت یا دیگر حدیث سے متعارض ہے تو وہ شخص منکر حدیث نہیں یعنے اس پر فتوی خارج از اہلحدیث ہونیکا نہیں لگ سکتا۔

الغرض توضیح مقام اس مطلب کی ایک مثال میں دیتا ہوں۔

حدیث شریف میں آیا ہے:۔ لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب یعنے بغیر سورہ الحمد پڑھنے کے نماز جائز نہیں) اسی حدیث سے اہلحدیث عموماً اور مولانا ابوسعید صاحب خصوصاً امام کے پیچھے قرأت فاتحہ فرض جانتے ہیں مگر اور علماء جنمیں جناب مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی (امرتسری) بھی ہیں اس حدیث کی تاویل کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ حدیث آیت قرآنی سے متعارض ہے جس میں ارشاد ہے فاقرؤا ما تیسر من القرآن (یعنے جتنا قرآن تمکو آسانی سے مل جاوے پڑھ لیا کرو) مگر مولانا ممدوح باوجودیکہ قرأت خلف الامام کے وجوب کے ایسے قائل ہیں کہ رکوع میں ملنے والے کو رکعت پانے کا فتوی نہیں دیتے اور مولوی عبدالجبار صاحب کے انکار وجوب پر سخت ناراض ہیں (اشاعۃ السنہ جلد ۱۰) مگر با ایں ہمہ مولانا موصوف مولوی صاحب ممدوح کو اہلحدیث کا سرکردہ مانتے ہیں (دیکھو اشاعۃ السنہ جلد ۲۰ صفحہ ۳)

ٹھیک اسی طرح خاکسار نے آیت کوثر کے معنے لغت عرب سے کئے ہیں۔ کیونکہ قرآن شریف صاف شہادت دیتا ہے کہ انا انزلناہ قرآنا عربیا لعلکم تعقلون یعنے قرآن عربی زبان میں اسلئے ہم نے اتارا ہے کہ تم (عرب کے باشندے) اسے بخوبی سمجھو۔ اس آیت نے کلیۃً

ahmadimuslim.de

اصول مقرر کیا ہے کہ قرآن شریف کی تفسیر عربی زبان کے قواعد اور لغات سے جو ہوگی وہ صحیح ہوگی۔ اس دعوی کا مفصل ثبوت مع اقوال مفسرین و محدثین میں نے رسالہ آیات متشابہات اور الکلام المبین میں لکھا ہے ناظرین وہاں دیکھ سکتے ہیں۔

ایک مثال یہاں پر بھی عرض کرتا ہوں قرآن شریف میں ہے اِصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا یعنے صبر کرو اور صبر کراؤ اور مضبوطی رکھو۔

اس آیت میں رابطوا کا لفظ قابل غور ہے

حدیث شریف میں اس لفظ کی تفسیر یوں آئی ہے کہ انتظار الصلوٰۃ بعد الصلوٰۃ فذالکم الرباط فذالکم الرباط یعنے ایک نماز پڑھ کر دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی رباط ہے۔ یہی رباط ہے جس کا اس آیت میں رابطوا سے بندوں کو حکم ہے اس حدیث نے آیت موصوفہ کی بخوبی تفسیر کر دی ہے ایسی کہ بقول مولانا ابو سعید صاحب اس کے خلاف تفسیر کرنا ہی دائرہ اہل حدیث سے خارج ہونے کا موجب ہے حالانکہ جمہور مفسرین اس آیت کے معنے تفسیر نبوی کے خلاف کرتے ہیں چنانچہ تفسیر فتح البیان میں مذکور ہے ای اقیموا فی الثغور رابطین خیلکم (حدود اسلامیہ کی نگہبانی کرو یعنے سرحدی حفاظت کرو۔ ان معنے کی نسبت صاحب تفسیر فتح البیان لکھتے ہیں ہذا قول جمہور المفسرین (اکثر مفسرین کا یہی قول ہے)

اس موقع پر مجھے یہ غرض مدنظر نہیں کہ میں ان آیات کی تفسیر (خواہ میری کی ہوئی یا دوسرے مفسرین کی) کی صحت بتلاؤں اور یہ ثابت کروں کہ آیت کوثر کی تفسیر جو میں نے کی ہے وہی صحیح ہے اسکا مفصل ذکر تو رسالہ آیات متشابہات میں ملیگا جس میں ایسی احادیث کی تطبیق آیات قرآنیہ کرنے کا احسن طریق بتلایا ہے اور مفسرین محدثین کے اقوال بھی نقل کئے ہیں۔ یہاں پر غرض صرف یہ ہے کہ آیت موصوفہ کی تفسیر بالکل اسی اصول پر ہے جو محدثین اور مفسرین ایسے مواقع پر جہاں انکو کسی آیت قرآنی کی تفسیر سیاق قرآن یا لغت عرب کے خلاف احادیث میں ملتی ہو تو اس آیت کی تفسیر اور احادیث کی تطبیق میں جو اصول وہ پیش نظر رکھا کرتے ہیں اور جس اصول سے اس مشکل کو حل کرتے ہیں۔ میں نے بھی اپنے علم و عقل کے مطابق ایسا ہی کیا ہے۔ چنانچہ جو معنے میں نے

آیت موصوف کے کئے ہیں۔ وہ سلف میں بعض کابر نے کئے ہیں جنکو خود مولانا ممدوح نے تفسیر فتح البیان سے بصفحہ ۲۲۲ نقل کئے ہیں کہ:۔ قال ابو بکر بن عیاش هو کثرة الاصحاب والامة اس قول کا ترجمہ مولانا ہی کے الفاظ میں نقل کرتا ہوں۔ ابو بکر عیاش کا قول ہے کہ آنحضرت کی امت و اصحاب کی کثرت مراد ہے۔ اس قول کو نقل کرکے مولانا ممدوح کی رسید دیتے ہیں:۔ کہ

"اس قول کو عزیز امرتسری (خاکسار) نے چرالیا ہے اور تفسیر عربی میں بیان کیا ہے کیونکہ کسی کا حوالہ نہیں دیا اور ایجاد بندہ قرار دیا ہے۔"

مگر مولوی صاحب جلدی میں بھول گئے کہ میں نے تو تمام تفسیر میں کسی جگہ بھی کسی پہلے مفسر کا حوالہ نہیں دیا۔ پھر اسجگہ پر کیا شکایت ہے میں ہی نے یہ جرم نہیں کیا جو کوئی میری طرح مختصر تفسیر لکھیگا یا جس نے پہلے لکھی ہے ایسا ہی کیا ہے۔ دیکھو جلالین۔ جامع البیان وغیرہ تو ملاحظہ کی ہوگی کہاں حضرات نے جن متقدمین سے تفسیریں نقل کی ہیں ان کے نام لئے ہیں؟ علاوہ اسکے میرا اگر یہی قصور ہے اور میرے اسی جرم کی پاداش میں آپکو اتنی تکلیف ہوئی (کہ معہ تمام خاندان غزنویہ کے مجھکو اہل حدیث سے تو کیا جنت سے بھی نکالنے پر زور لگائے اور ناکام رہے جس ناکامی کے افسوس میں خاکسار بھی آپ حضرات کا شریک حال ہے) تو میں مانتا ہوں کہ مجھ سے غلطی ہوئی کہ مجھے نہیں معلوم تھا۔ کہ میرا پالا ایسے علماء کرام سے پڑا ہے جنکو علم تفسیر میں ایسا تبحر ہے کہ بغیر بتلائے انکو معلوم نہ ہو سکیگا کہ متقدمین نے بھی یہ تفسیر کی ہے۔ اگر یہی غصہ ہے تو ہاتھ جوڑتے اور مصافحہ کیجئے۔

شکر للہ کہ میان من و او صلح فتاد
حوریاں رقص کناں سجدہ شکرانہ زدند

اب میں اپنے کرم مولانا سے ایک اور طریق سے مصافحہ کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:۔ کہ

"اہلحدیث و اہلسنت ہونیکا مناط صرف کتب اہلحدیث سے استدلال نہیں ہے یہ استدلال تو غیر اہلحدیث حنفیہ شیعہ وغیرہ بھی کرتے ہیں بلکہ مناط اہلحدیث و اہلسنت ہونیکا اہلحدیث و اہل سنت کے اصول کی پابندی

ہے جسکی تفصیل ہمارے مضمون "اہلحدیث اور انکا مذہب اور اُن کے شناخت کی علامتیں" میں ہو چکی ہے اور غیر اہل حدیث کے اصول و اشخاص سے تبری چنانچہ آیت فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ کا مفاد ہے بنا بریں حلیہ اہلحدیث زمانہ حال جس سے سوال ہے باوجود اختلافات جزئیہ اہلحدیث ہیں اور مصنف تفسیر القرآن بکلام الرحمن بھی اگر اصول اہلحدیث و اہلسنت کا پابند ہے۔ اور مخالفین مذہب اہلحدیث و اہلسنت (جہمیہ معتزلہ وغیرہ) سے تبری کا معتقد ہے اور ہر بدعتی کو گمراہ سمجھے اور جہاں جہاں اس کی تفسیر میں جہمیہ و معتزلہ سے اسکا توافق ہو گیا ہے اسکی نسبت صاف یہ ظاہر کر دے کہ یہ توافق محض توارد ہے اور نتیجہ اور اجتہاد ان گمراہوں کی موافقت اسکو ہرگز پیش نظر نہیں ہے اور ان مقامات میں جہاں پابندی اصول اہلحدیث ان گمراہوں کی مخالفت ضروری معلوم ہو ان مقامات میں وہ ان گمراہوں کی مخالفت کیلئے تیار ہے تو وہ بھی خادم اہلسنت والجماعت ہے اور جو اسکی نسبت توافق اہل بدعت کی نظر سے فتوے تجہم و اعتزال اسکا دیا گیا ہے وہ رفع ہو جائیگا فان لازم المذہب لیس بمذہب

اس کلام فصاحت نظام میں مولانا ممدوح نے بہت ہی خوب فیصلہ دیا۔ اس کلام منقولہ سے یہ امر بخوبی ثابت ہوتا ہے۔ کہ تفسیر کے بعض مقامات کی غلطی جہمیہ اور معتزلہ سے موافقت باعث خروج نہیں جبتک کہ اُن کے اصول پر مبنی نہ ہو۔ پس اب مطلب بالکل صاف ہے۔ مجھے کسی بیرونی شہادت کی ضرورت نہیں۔ نہ میں کسی اپنی کتاب سے حوالہ دیتا ہوں۔ بلکہ خود مولوی صاحب ہی کے کلام سے انہی صفحہ میں چند سطور نقل کرتا ہوں۔ جس سے خود بخود ثابت ہو جائیگا کہ مولانا ممدوح کا کانشنس (ضمیر) میری بابت کیا فیصلہ کرتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

اس جواب میں چونکہ ایک ایسی شرط تھی جسکا تم رسالہ الکلام المبین میں اپنا تنازع میں بخلاف کر چکے تھے اور اپنے عمل و اعتقاد سے رجوع کرنا تمہارے لئے ایک مشکل امر تھا۔ لہذا تمنے اس جواب کو نہ لیا۔ اور یہ کہا۔ کہ میرے سوال کا قطعی جواب دو۔ اور جو میری حالت رسالہ الکلام المبین سے محکم معلوم اور ثابت ہوتی ہے اسکو پیش نظر رکھکر بتاؤ۔ کہ میں اہلحدیث ہوں یا نہیں اس کے جواب میں تمکو زبانی کہا گیا۔ کہ قطعی جواب میں تمہارا نقصان ہوگا اور وہ تمہارے مدعا کے خلاف نکلیگا۔ اور یہ بھی تمکو زبانی کہا گیا کہ الزامات و اعتراضات اربعین کے پانچ حصے ہیں:۔

اوّل:۔ یہ الزام کہ تم دیدار الٰہی اور معجزات و کرامات وغیرہ کے منکر ہو۔

دوم:۔ یہ کہ تمنے اس تفسیر میں کل مسلمانوں کا خلاف کیا ہے۔

سوم:۔ یہ کہ اس تفسیر میں تمام مفسرین کا خلاف کیا ہے۔

چہارم:۔ یہ کہ تمنے بہت جگہ تفسیر میں حدیث صحیح نبوی کو چھوڑ دیا ہے

پنجم:۔ یہ کہ تمنے معتزلہ وغیرہ اہلبدعت کا اتباع کیا ہے۔

سو منجملہ ان الزامات کے پہلے تین الزامات سے تم چھوٹ گئے اور الکلام المبین میں انکا جواب ادا ہوا سمجھے گئے اور پانچویں الزام سے تم بری نہیں ہوئے۔ گو حدیث کو تم نے دلی زبان سے مان لیا مگر بعض احادیث کا مفسر قرآن ہونا تسلیم نہیں کیا اور اقوال معتزلہ وغیرہ سے تبری و بیزاری کا اظہار بھی نہیں کیا بلکہ ان کے اقوال سے تمسک کو جائز رکھا۔ اور ایک جگہ الکلام المبین میں ابو مسلم جاحظ معتزلی کو برا کہنے سے تمنے منع کر دیا ہے۔

اس نمبر شماری میں خطاب سے وہی نمبر گانہ تسلسل تمہارا ہی جو تعریف مذہب اہلحدیث میں ہوا ہے۔ کیونکہ نمبر اول اور نمبر پنجم ایک ہی ہے۔ اسلئے کہ دیدار الٰہی اور معجزات وغیرہ سے انکار کرنا یعنی معتزلہ وغیرہ اہل بدعت کا اتباع ہے۔ ایسا ہی نمبر دوم اور نمبر سوم ایک ہی ہے کیونکہ تمام مسلمانوں کے خلاف کرنے کے معنے یہی ہیں۔ کہ تمام مفسرین کا خلاف کیا۔ ورنہ اور کون مسلمان ہیں جنکے خلاف کرنیکا الزام قرآن کی تفسیر میں مفسر کو خارج کر سکتا ہے۔ کیا عوام مسلمانوں کا خلاف ہی اس حد تک گناہ کبیرہ ہے کہ مصنف اہلحدیث سے خارج ہو جاوے (رحیم خوش) پس آپ کے پیش کردہ پانچ نمبروں میں سے دو نمبر (نمبر پنجم اور نمبر دوم) تو حذف ہو گئے باقی رہے نمبر اوّل اور نمبر سوم اور نمبر چہارم۔ سو انمیں سے دو کی بابت تو آپ نے خود ہی فیصلہ کر دیا کہ کلام المبین دیکھکر تم ان الزامات سے بری ہو گئے۔ رہا چوتھا الزام کہ میں (خاکسار) نے بعض جگہ حدیث نبوی کو چھوڑا ہے۔ سو اسکی تمثیلات میں اوپر عرض کر چکا ہوں۔ جن سے اصولاً آپ بھی متفق ہیں۔ کہ کسی آیت یا حدیث کی وجہ سے کسی حدیث کی تاویل کیجاوے۔ تو عامل خارج از اہل حدیث نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ بہت سے مفسرین اور محدثین رحمہم اللہ نے آیات میں ایسی ہی تاویل کیا کرتے

ahmadimuslim.de

جن کا ذکر مع تمثیلات میں نے رسالہ آیات متشابہات میں کیا ہے اور ایک مثال اوپر بھی بتلائی ہے (یہ جدا بات ہے کہ آپ ان آیات میں ان مفسرین کے اقوال صحیح نہ مانیں خود جانیں مگر ان کو تو خارج نہیں جانتے یہی میری غرض ہے) پس اگر محض کسی حدیث کے خلاف تفسیر کرنا ہی موجب خروج ہے۔ تو آپ سچ جانئے کہ جنت میں آپ اکیلے ہی رہنا پڑیگا۔ اور آپ کے ساتھ دوسرا اہلحدیث کوئی نہ ہوگا۔

افسوس کہ اخبار کے کالم اس مضمون کو طول دینے سے مانع ہیں۔ ورنہ اس مضمون کے متعلق میرے خیالات تو ابھی بہت کچھ باقی ہیں ؎

گفت گو آئین درویشی نبود
ورنہ با تو ماجراہا داشتیم

ہاں اتنی گذارش ضروری ہے کہ تمام تفسیر بیضاوی میں خاندان غزنویہ نے تو بڑا زور لگا کر چالیس غلطیاں نکالی تھیں مگر آپ کے نزدیک صرف ایک ہی غلطی ثابت کی ہے (جو خاندان موصوف کے نزدیک غلط نہیں) پس آپ اپنے اصول کو مد نظر رکھکر باقی تفسیر کی نسبت مناسب رائے سے اپنے ناظرین کو آگاہ نہ کریں۔ تو خیال کیا جائیگا کہ انصاف ہو گیا آپکا اصول جو سونے سے لکھنے کے قابل ہے یہ ہے جو آپ نے رسالہ تعلیم الدین وغیرہ مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب پر ریویو دیتے ہوئے لکھا ہے کہ

چند غلطیاں ان کتابوں میں ہیں مگر چند اغلاط سے ساری کتابیں بیکار نہیں ہو جاتیں اور عام فائدہ رسانی سے ساقط نہیں ہوتیں (اہلحدیث جلد ۲۰ صفحہ ۳)

آہ ؎

گل پھینکے ہے اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے ابر کرم ہم سوختہ پر کچھ تو ادھر بھی

آخر میں آپکی راست بازی اور بے لاگ نصیحت عزیز کا قائل نہ ہوں تو ناشکری ہوگی۔ کہ آپنے اپنی معمولی راست گوئی سے محض مسلمانوں کے فائدہ کے لئے اشاعۃ السنۃ کے قدیمی خریدار خوش الحان واعظ کی بابت بھی لکھدی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ

ایک دلکش واللہ الواعظ ایک اجنبی عورت کو اڑا کر ہمارے گھر میں لایا۔ اور ظاہر کیا کہ میری منکوحہ ہے میں نے اسے اپنے مکان میں نہ ٹھہرنے دیا تو وہ ایک صوفی منش (نور الدین) کے گھر میں آ گیا جہاں سے اسکا اصلی خاوند انکو لے گیا (ملخصاً صفحہ ۳)

پیارے آپ کے اس اظہار کی سخت شکرگذار ہیں لیکن اگر آپ ایسے واعظ کا نام نامی بھی ظاہر کر دیتے۔ تو ڈبل شکریہ کے مستحق ہوتے۔ کیونکہ ایک تو اس سے وہ فائدہ یقینی طور پر حاصل ہوتا جسکے لئے آپ نے یہ ظاہر کیا ہے کہ مسلمان ایسے واعظوں کے وعظوں سے بچیں دوسرا اس قضیہ مہملہ کا اطلاق دوسرے مشتبہ غیر مجرم مسلمانوں پر نہ رہتا بہرحال اگر پہلے اسکا نام ظاہر نہیں کیا تو امید ہے آئندہ کسی پرچہ میں کر دینگے یا بذریعہ پوسٹ کارڈ خاکسار کو مطلع فرما دینگے تاکہ اسکی اشاعت کے ذریعہ اظہار کیا جاوے۔ کیونکہ محدثین کے ہاں ایسے بدمعاش راوی کی ہر طرح پاک کی جاتی ہے اس بدنام کا اظہار ضروری ہوتا ہے۔ فبھداہم اقتدہ

اپنی زبانی جھوٹ کا اقرار

(از حکیم محمد حسام الدین صاحب امرتسری)

اخبار بدر کا ایڈیٹر ... میں کسی نام کے مسلمان نے اسلامیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کلب امرتسر کی کیفیت لکھی ہے کہ فریقین آریہ اور مسلمان خواہ مخواہ آکر یہ سر کر سے حد فضول کرتے ہیں اور مباحثہ کے متعلق لکھا ہے کہ مسلمانوں کو مباحثہ (مولوی ثناء اللہ صاحب) نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ یوں ہی ادھر ادھر کی کہکر وقت گذار رہے تھے اتنے میں نماز عصر کا وقت آگیا۔ اور مجلس برخاست ہو گئی۔

اس عقل کے پتلے کو جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہ آئی۔ کہ لوگ مجھے کیا کہینگے اور اسکے جھوٹ کا ثبوت خود اسکی تحریر میں ہے جو مولوی ثناء اللہ صاحب اور ماسٹر آتما رام جی کا مباحثہ تو شروع ہی نماز عصر کے بعد ۵ بجے ہوا۔ کہ معلوم اس خبطی کو کیا سوجھی کہ نماز عصر کا ذکر خواہ مخواہ کر دیا۔ آخر خدا جھوٹے کو خود اسکی زبان سے ذلیل کرا دیتا ہے

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد ؎ میلش اندر طعنہ پاکاں زند

ماسٹر آتما رام جیسے راست باز منش سے تعجب ہے کہ ایسی جھوٹی تحریر اپنے اخبار میں کیونکر اخبار میں بھیج کر شائع کی

چوں غرض آمد ہنر پوشیدہ شد

ahmadimuslim.de

نظافت وطہارت

(ماخوذ از انسٹیٹیوٹ گزٹ)

جاپانی قوم بحیثیت مجموعی اپنے بدن کو پاک وصاف رکھتی ہے اس صفائی پر جاپانیوں کا مقصد کوئی مذہبی رسومات کا ادا کرنا نہیں ہے اور نہ یورپین اقوام کی طرح وہ قواعد حفظ صحت کی پابندی کے لحاظ سے نہاتے دھوتے رہتے ہیں بلکہ وہ نہایت صفائی و پاکیزگی کی ایسی قدر کرتے ہیں کہ بغیر شست وشو کے انہیں چین نہیں پڑتی اور انکی طبیعت کو اطمینان نہیں ہوتا۔ اسلئے یہ شریف لوگ کسقدر مدح وثنا و صفت کے مستحق ہیں؟ کسی چیز کی خوبی یا عیوب ونقصانات کو مذہبی یا کسی اور دباؤ سے ماننا اسپر عمل کرنا یا اس سے بچنا چنداں کیا بالکل تعریف کا مستحق نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ فعل ارادہ قلبی سے پیدا نہیں ہوتا۔ اور نیت سے نہیں نکلتا اسلئے اسکا کیا اجر وثواب ہو سکتا ہے؟ کیونکہ الاعمال بالنیات کا مسئلہ سب کو معلوم ہے کیا اچھا ہو کہ ایسے قلبی جذبے تمام اقوام میں پھیل جائیں اور لوگ نیک کرداری کو صرف نیک ہونے کی وجہ سے پسند کریں اور بدمعاملگی کو معیوب اور مضر ہونیکی حیثیت سے چھوڑ دیں۔ نیکی کے خیالات چاہیئے کہ لازمی طور پر ہمارے دل میں جاگزیں ہو جائیں اور انکا اثر ایسا ہو جیسا کہ قدرتی باتوں کا ہوا کرتا ہے جو کام ہو خلوص نیت سے ہو۔ ایسے عمدہ خیالات کی عدم موجودگی کا یہ نتیجہ ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں صفائی اور پاکیزگی کا خیال نہایت ہی ناقص قسم کا ہے جو لوگ نماز کے پابند ہیں۔ وہ ضرور وضو کر لیتے ہیں اور اپنی دانست میں فرض ادا کرکے ثواب کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر ان سے پوچھو کہ انکو نہائے دھوئے کتنے مہینے ہوئے ۔۔ انکا جواب سنکر تاسف وتعجب ہوگا۔ اس غلاظت کے طریقہ میں امیر وغریب سب برابر ہیں۔ ہندوستان جیسے گرم ملک میں انکو نہانے دھونے کی ہفتوں مہینوں میں نوبت آتی ہے ان کے کپڑے بدن میں بدبو آنے لگتی ہے مگر وہ نماز کے پابند ہیں۔ مسجد میں جماعت سے اپنا فرض ادا کرتے ہیں اور اصل غرض انسانی سے غافل ہیں ان کے پاس کھڑے ہونے والے کو نفرت پیدا ہوتی ہے اور اسکا دم گھٹتا ہے ایسی حالت میں نماز کا کیا ثواب ملتا ہوگا۔ کپڑوں کو صاف رکھنے اور بدن کو دھونے میں ہندوستان میں تو کچھ خرچ بھی نہیں ہوتا۔ ہر شخص پانی کا ڈول کھینچکر نہا سکتا ہے اور اپنے میلے کپڑے دھو سکتا ہے۔ مگر یہ جب ہی ہو سکتا ہے جب دل میں سچا نور ایمان ہو اور خود غلاظت سے نفرت ہو مذہبی خیال سے نہیں۔ انسانیت کی حیثیت سے۔

آنحضرت کو صفائی اور پاکیزگی کا اسقدر خیال تھا کہ آپ نے فرمایا کہ اگر میں اپنی امت پر صعب نہ سمجھتا۔ تو ہر وقت نماز کے لئے غسل لازم کر دیتا۔ عرب جیسے ملک میں جہاں پانی کا قحط ہے پانچ وقت ہاتھ۔ منہ۔ ناک۔ چہرہ۔ بازو۔ سر۔ گردن اور پیروں کا دن میں دھونا اور استنجا کرنا فرض قرار دیا جانا ہی بہت بڑی دلیل صفائی اور نظافت کی ہے اور ایسے ملکوں میں جہاں پانی کی کثرت ہو۔ وہاں اگر پانچ دفعہ نہیں تو ایک دفعہ تو ضرور نہانا لازمی ہونا چاہیئے۔ (Clenliness is next to godliness) ایک انگریزی مثل ہے جسکے یہ معنے ہیں کہ نظافت تقویٰ کے درجہ کی ہے۔ لیکن مسلمانوں میں تقویٰ ہی کے معنے کچھ ایسے رواج پا گئے ہیں کہ جسقدر میلا کچیلا اور بھجنگم آدمی کا ہوگا اسیقدر اسکو طاعت اور قرب الٰہی میں دخیل تصور کرتے ہیں جو شخص حمام حلال میں کبھی نہیں گیا اور رات دن غلاظت میں لتھڑا اتھڑا رہتا ہے اسی کو قطب وقت اور مقرب بارگاہ الٰہی خیال کرتے ہیں۔ جو کوئی حدود شرعی کا محافظ نہیں ننگا مادرزاد کسی کوڑے کی نالی میں سوتا پڑا ہوا نظر پڑتا ہے۔ جو عمر بھر میں کبھی نہایا دھویا نہیں۔ جس نے کبھی کوئی کلمہ خیر منہ سے نہیں نکالا۔ جس نے بنی نوع انسان کی بہتری میں ایک قدم بھی نہیں رکھا اور رات دن خیرات کے ٹکڑوں پر بسر کئے ہوں اسی کو مجدد وقت اور مرد خدائے کامل گنتے ہیں۔

ترجو النجات ولم تسلک مسالکها
ان السفینة لا تجری علی الیبس

"یہ تو بعینہٖ ایسا ہی ہے کہ کوئی ریت پر کشتی چلائے اور جہنم کی راہ پر چلکر یہ امید رکھے کہ میں نجات حاصل کر لونگا اور خلد بریں میں داخل ہو جاؤنگا۔"

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی
کیں رہ کہ تو میروی بترکستان است

اے مسلمانو! ذرا اپنی چشم عبرت بین کھولو۔ اور دیکھو کہ نظافت وپاکیزگی کا تمہیں کتنا حکم ہے اور تم اس سے کتنے غافل ہو! آنحضرت نے عمر بھر کبھی پیاز اور گردہ نہیں کھایا۔ پیاز تو بدبو کے سبب سے اور گردہ اس سبب سے کہ پیشاب کا مخرج ہے اور خفیف سی بھبک اس میں آیا کرتی ہے۔ اب مسلمانوں میں یہ دستور ہے کہ اکثر پیاز کھا کر اپنا گندہ منہ لیکر مسجد کو واسطے فرض کے تشریف لیجاتے ہیں اور اسکی بدبو پھیلاتے ہیں اور اپنے پڑوسیوں کی طبیعت کو مکدر کر دیتے ہیں جنکے آنحضرت ساجدوں کے دماغ پر

ahmadimuslim.de

ہی اثر پیدا کرتے ہیں۔ اور جنکی صورت نمازیوں کے دلوں میں نفرت پیدا کرتی ہے اور جنکی حفاظت کا فکر ان کے خیال کو گھیرے رہتا ہے۔ ایسی حالت میں ذرا بتلاؤ کہ ایسی مسجد میں کسی کی نماز درست ہوتی ہوگی۔ اگر تم کسی مسجد میں گھسو جہاں دیندار نمازی مجتمع ہو رہے ہیں تو تمہیں ایسا معلوم ہوگا کہ گویا تم مریضوں کے وارڈ میں داخل ہو گئے۔ ہر طرف سے جھکتے ہوئے کپڑوں میلے کچیلے اجسام اور ٹوٹے ہوئے لبرحل اور منہ کی بھبک تمہیں پریشان کر دیگی۔ لیکن چونکہ

این خانہ تمام آفتاب است

کسی کو کچھ نہیں کہتا اور رکوع اور سجدہ کرکے اپنے دل کو خوش کر لیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میں نے اپنا فرض ادا کر لیا۔ ہمیں اس میں کلام ہے کہ ایسی حالت میں فرض ادا بھی ہو سکتا ہے جو ہمارا اصل اسلام کا صفائی اور طہارت ہے وہ تو مفقود ہے اور کسی کو اس کے پابند ہونے کا ذرا تاسف نہیں۔

قدرت نے طہارت فطرت مخلوقات میں رکھی ہے۔ دیکھو ادنی ادنی جانور بھی کیسے اُجلے رہتے ہیں حتی کہ گدھا بھی اپنے جسم کو صاف ستھرا بنائے رکھتی ہے مگر یہ میل کچیل کی لوٹ حضرت انسان ہی ہیں جنکو اپنی بدتہذیبی پر کچھ بھی شرم نہیں آتی۔ اسلئے ہم اس بات پر زور دیتے ہیں کہ انسان میں خوبیوں کے اختیار کر لانے کی عادت ایسی ہو جانی چاہئے کہ قدرتی طور پر اسکا اظہار ہو جائے کسی کے دباؤ سے اسکا ظہور ایسا ہی ہوگا۔ جیسا کہ صفائی کا مسلمان نمازیوں میں۔ جنکو غلاظت کا بوجھ لیکر خدا کے سامنے جانے میں شرم نہیں انہیں اپنے پڑوسیوں کی تکلیف اور اذیت کا کیا لحاظ ہو سکتا ہے؟ یہ سب قصور ہی ہمارے علماء کا ہے جنکی پیروی ہم سب کرتے ہیں۔ مدعیان علم خود اپنی غلاظت کو ہی اپنے متبرک سمجھے جانیکا ذریعہ سمجھتے ہیں کبھی باہر جا عظوں میں لوگوں کو ادھر توجہ نہیں دلاتے اور اس میں اُن کا کیا قصور ہے؟ ان غریبوں نے ایسی ہی اُستادوں سے پڑھا ہے ایسے ہی لوگوں میں پرورش پائی ہے جو احکامات شرعی ہیں اُن پر کھینچاتانی سے عمل کرکے دکھلاتے ہیں۔ اُن کی خود طبیعت میں کدورت و ساختہ بھری ہوئی ہے پس اصلاح ہو۔ تو کہاں سے تہذیب آئے تو کس طرح؟

انہیں مدعیان علم کی تعلیم کا یہ اثر ہے کہ مسجدوں میں حوض کا پانی ایسا گندلا اور میل سے ملکر کھاری ہو جاتا ہے اسی میں میلا کچیلا پیر ڈال دیتے ہیں اور اسی پانی سے آنکھیں دھوتے ہیں اور اسی سے کلیاں کرتے ہیں اور

ایران میں تو ایسے حوضوں کا بہت ہی بُرا استعمال کیا جاتا ہے کہ اس میں حقہ تازہ کر لیتے ہیں اور برتن دھوتے ہیں اور اسی میں استنجا بھی پاک کرتے ہیں اور پھر وہی وضو کے کام بھی آتا ہے اگر ایسے مقامات میں جہاں پانی کا کال ہو ایسا عمل کیا جاوے۔ تو مجبوری ہے لیکن اب تو طبیعتوں کی کثافت نے اس ناپاکی کو ایسا شرعی جامہ پہنا دیا ہے کہ ہم لوگوں کو ایسی باتوں سے نفرت ہی پیدا نہیں ہوتی۔ گو ہندوستان میں کثرت میاہ کی کوئی حد نہیں ہے مگر تاہم لوگوں کو یہ بدبودار اور متعفن پانی ناگوار نہیں گزرتا۔

یہ غلاظت دنیا کے سب حصوں میں پھیلی ہے روس کے نیم مشرقی لوگ ایسے کثافت پسند ہیں کہ انہیں ایسے میل کچیل کے سبب کالا (بلیک Bleeche People) کہتے ہیں اگر انگلستان یا اسکاٹ لینڈ کے ایسے قصبات میں جا کر دیکھو۔ جہاں کاروبار کے کارخانے ہیں یا خاص لندن کی اندرونی گلیوں میں گھسو تو بالکل بنارس یا دہلی کی گلیوں سے مشابہت پائی جائیگی۔ اگر گرمی کے موسم میں تم ہیں لندن کے عوام الناس کے اژدحام میں جانیکا اتفاق ہو۔ تو بدبو کے اخراج کی وہی کیفیت ہوگی۔ جو ہندوستان کے مجمعوں میں ہوتی ہے وہ مجمع کیا ہے مسجد کے نمازیوں کا ہو یا اور کسی قسم کا ہو۔ لیکن یاد رہے کہ لندن کے لوگوں کو ایک بڑی مجبوری ہے وہ کبھی باہر غسل نہیں کر سکتے۔ جیسے ہندوستان میں سڑکوں پر لوگ ننگے نہایا کرتے ہیں وہاں دستور نہیں ہے۔ دوم سردی کی کثرت کی وجہ سے عام طور پر ٹھنڈے پانی سے نہانا ممکن نہیں ہے اور مزید براں ہر کسی کو نہانے کی جگہ اور پانی کا چشمہ میسر نہیں آتا اور گرم پانی کا حمام تو غربا کی مقدرت سے باہر ہے کبھی مہینوں یا برسوں میں اسکی نوبت نصیب ہوتی ہوگی۔ مصر میں حالانکہ پانی کی کثرت ہے لیکن مسلمان اور عیسائی دونوں فرقوں میں عام طور پر غسل کا چنداں رواج نہیں ہے جسکی وجہ سوائے غفلت اور عدم حس نفاست اور کچھ نہیں ہے ہاں ہندوستان میں ہمارے ہموطن اور پردیسی ہندوؤں میں نہانے دھونے کا چرچا ہے لیکن اسکو صاف مذہبی طور پر مانتے ہیں اور بری طرح سے اسکا استعمال باقی رہ گیا ہے ذرا سے پانی سے اپنے بدن کو چپڑ لیتے ہیں اور اپنا فرض ادا کر دیتے ہیں۔ یہاں بھی وہی غلطی ہے کہ نہانے کے فوائد انہیں معلوم نہیں کرائے گئے اُن کو مذہبی طور پر یہ بتلایا گیا ہے کہ کھانے سے پہلے نہانا بھی ایک مذہبی عبادت ہے اگر لوگ جاپانیوں کی طرح

سے طہارت کو فرض انسانیت سمجھیں تو کوئی بڑی بات نہیں ہے کہ اس رسم کا اچھا استعمال بھی شروع ہو جاوے۔

کہتے ہیں کہ جیسے ہی موسم میں تم جاپانی لوگوں کے مجمع میں شریک ہو ہرگز برے ابخرات و بدبو وغیرہ کا نام و نشان نہیں پایا جائیگا جسکی یہی وجہ ہے کہ لوگوں میں طہارت اور پاکیزگی کا خیال فطری ہی طور پر حلول کر گیا ہے ہر کس و ناکس شست و شو کو ایسا ہی ضروری سمجھتا ہے جیسا کہ سانس لینے کو جسکے بغیر زندہ رہنا محال ہے۔

ایک حنفی دوست کا جواب

(از چوہدری محمد اسمعیل صاحب سیالوی)

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - آپ کے اخبار مطبوعہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۵ء میں میرے بھائی حنفی المذہب کا ایک مضمون مردہ دلوں کا زندہ کرنیوالا بھی دیکھا۔ قیافہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ محقق حنفی منصف مزاج ہیں لیکن آپ اور فقروں کے ایک فقرہ آپکا زیادہ قابل اعتراض ہے وہ یہ کہ آپ لوگوں کے طریقہ کے پہلے سے پہلے ہندوستان اختلافات سے بچا ہوا تھا۔ مگر آپ لوگوں کا قدم مبارک جب سے ہندوستان میں آیا ہے اوسیدن سے فتنہ و فساد مقدمات نفاق شروع ہو گئے ہیں نہیں کہسکتا کہ آپکا یہ جملہ کہاں تک صحیح ہے آپ کا ناوک خیال نشان مقصد پر ٹھیک نہیں بیٹھا۔ جناب من یہ فقرہ آپکا محبت و ملت سے خالی ہے ہم تو آپ لوگوں کو اپنا بھائی ہونس و غمخوار تصور کرتے ہیں۔ مگر آپ خدا جانے کیا سمجھتے ہیں۔ شرک و بدعت کی رد و قدح میں ہم آپ دونوں شریک ہیں۔ پھر اس میں اہلحدیث کی تخصیص کیا۔ اگر آپ کو شہر میں خدا نخواستہ مشرکین بہت ہو جائیں تعزیہ داری و قبر پرستی کو روا رکھیں۔ نماز غوثیہ پڑھا کریں دوسری نماز سے بیزار ہوں اللہ و رسول کی اطاعت چھوڑ بیٹھیں۔ آپ سے کہیں جس طرح ہم لوگ ہیں اسی طرح تم بھی ہو۔ مسجد میں نماز شرعی نہ ادا کرنے دیں۔ نماز غوثیہ اگر نہ پڑھو تو نہ پڑھنے والے کو باہر نکالدیں۔ اوسوقت مجبوری عدالت میں دعویٰ آپ کریں اور ہوں آپ فتحیاب ہوں۔ اوسوقت وہ مسلمان کیوں شکایت مذکورہ بالا پیش کریں۔ اور آپ کو فسادی اور ظالم قرار دیں۔ تو آپ انکو ان

لینگے چشم حقیقت و دیدۂ معرفت سے بغور انصاف فرماویں۔ امید ہے کہ آپ اپنے اس خیال کو واپس لینگے۔

میں نے مرزا جی کو کیسا پایا

(گذشتہ سے پیوستہ)

مرزا جی کی اختلاف بیانی

مرزا صاحب کے ماہ اپریل و مئی ۱۹۰۵ء کے اشتہارات کے مضامین نے جو غور سے پڑھنے پر باطل ہو ان پر ایک بڑی دلیل ہیں مرزا صاحب کی اختلاف بیانی نے میری توجہ کو کھینچا اور حسن اتفاق سے جب میں منشی محمد اعظم کاتب ریویو آف ریلیجنز کے پاس جاکر رہنے لگا۔ تو انہوں نے مجھے مطالعہ کتب مرزائیہ جو انکے پاس تھیں بتحریک کی ریویو آف ریلیجنز کے چند نمبرات اور چند کتابیں جو ایک جلد میں تھیں اور نیز ملاقات مواقع پر دفتر الحکم میں جاکر چند اخبار دیکھنے کا مجھے اتفاق ہوا میں اس پر اب کوئی طویل بحث چھیڑنا ضروری نہیں سمجھتا کہ مرزا صاحب کی تحریر میں بہت اختلاف بیانی ہے ہر شخص اُن کی کتب خود مطالعہ کرکے ایسے دیکھ سکتا ہے۔ نمونہ کے طور پر چند ایسے اختلافات پیش کرتا ہوں جو ان کتب کا انتخابًا مطالعہ کرنے سے میری نظر پڑے ہیں۔

بعد کسی نے مرزا صاحب کے برخلاف وکیل اخبار میں بحوالہ پیسہ اخبار مضمون دیا ہے کہ مرزا صاحب اب زلزلہ روزمرہ کے وقوع پر بحوالہ پیشگوئی انجیل اپنے لئے اشتہار الدعوات میں نبوت کی دلیل گردان رہے ہیں حالانکہ زلزلہ اور طاعون میں خاص پیشگوئیوں پر استہزا کرتے ہوئے صاف طور پر لکھ چکے ہیں۔ کہ کھلا نازل کا آنا اور مری کا پڑنا اور جدال کا وقوع میں آنا بھی کبھی پیشگوئیاں ہو سکتا ہے اور کہ ایسی چیزیں تو وقوع میں آتی ہی رہتی ہیں پھر مرزا صاحب کا اب انہی وقائع کے اتفاقات میں اپنے لیے اس قدر زور دینا سخت حیرت ناک ہے۔ اور تعجب آتا ہے کہ اس قلب ہیئت کو وہ خاص پیشگوئیاں جو انہی کی خاطر مقدر اور مکنون غیب تھیں کیوں پیشگوئیاں تک نہ سمجھیں اور کیوں اس حقائق ہیں اور نجوی دل نے جسے خداوند تعالیٰ نے شیاء کی ہستی ہی دکھلاتا ہے۔ کیونکر اپنی نسبت کی ایسی کامل دلیل پر طنز کرے۔ اور تعجب ہے۔ کہ کیوں خدا تعالیٰ نے اس موعود کی

والہام کو ایسے بیجا طور کرنے سے روکا۔ کہ یہی تو چیزیں ہیں جو تیری خاطر (جو)
نہیں آئی ہیں۔ اور شرائط قلب نبوت جنہیں پیشگوئیاں تک نہیں سمجھتا۔ پھر اب اتفاقاً
تو نہیں چیزوں کے پیش آنے پر جنہیں مرزا صاحب معمولی سنت اللہ سے سمجھتے
تھے۔ کیوں وہی قلب نبوت اونہیں بطور خوارق اور غیر معمولی دلیل ثبوت سمجھنے
لگ پڑا۔ یہ ہے ایک نمونہ اس شخص کی اختلاف بیانی کا۔

۳ـ اور لو عفت الدیار محلہا ومقامہا۔ لبید کے قصیدہ کے اول
شعر کے پہلے مصرع الہام شدہ کے یہ شخص (مرزا صاحب) معنے کرکے حصری الفاظ سے طاعون پر لگا چکے ہیں چنانچہ اخبار الحکم ماہ نومبر میں مرقوم ہے
کہ مرزا صاحب نے کہا ہے کہ طاعون سخت پڑیگی۔ اور کوئی جگہ امن کی نہ
رہیگی اور کہ میرے الہام عفت الدیار ۔۔۔۔ الخ کے یہی معنے ہیں۔

اب ناظرین ہم یہی کے حصری الفاظ پر غور کریں۔ گو وہ الوصیت میں اسی الہام
کے معنے پر زور دیتے ہیں اور طاعون کے سخت پڑنے سے مراد لیتے ہوئے
فرماتے ہیں۔ کہ یعنے طاعون پڑیگی اور سخت پڑیگی اور اس اشتہار کے
مضمون کا سارا مطلب صاف اور صریح طور سے الہام مذکورہ کے معنے طاعون
ہی پر اطلاق کرتا ہے مگر غیر کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ طاعون بھی انہی معنوں
سے ہے۔ جسکا مقصود الہام میں ہے اور ساتھ ہی زلزلہ بھی ہو سکتا ہے
اور یہ کہ مرزا صاحب نے صرف اجتہاداً اسوقت طاعون پر اسکا اطلاق کر دیا ہے
اور کہ زلزلہ کے آنے پر کھل گیا کہ اس سے مراد زلزلہ ہی تھا۔ تو اول تو طبعاً سوال
پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیوں مرزا صاحب نے اسی الہام کی بناء پر طاعون کے پڑنے
پر اسقدر زور دیا۔ اور کیوں نہ لکھ دیا کہ میرے نزدیک اسکے یہی معنے سمجھ
میں آتے ہیں۔ کہ اس سے مراد طاعون بھی ہو سکتا ہے اور کچھ اور بھی۔ تاکہ
اسوقت انسان اس طبعی وسواس سے چھوٹ جاتا۔ کہ یہ شخص اتفاقی واقعات کے
پیش آنے پر اونہیں اپنی نسبت لگا لیتا ہے اور تاکہ کوئی راہ فریب دہی کی نکلتی
اب تو اخفا در اخفا ہو گیا ہے پھر اندریں مسلمان کا جسکا یہ مذہبی فرض ہے کہ
وہ دین میں محتاط ہو کر کسی مدعی نبوت کے غلط دعوی سے بچیں مرزا صاحب پر
وسواس کرنے میں کیا مقصود ہے اور کیوں اونہیں قصوروار ٹہرایا جاتا
ہے۔

ثانیاً یہ کہ اچھا الوصیت میں بطور اجتہادی طور سے اس الہام کے معنے طاعون
کی نسبت اطلاق کرلے اور اسپر زور دینے میں حضرت نے غلطی کی لیکن آپکو
کیا حق تہا۔ کہ اس الہام کے معنے نسبت طاعون کے حصری لفظ یہی سے کرتے
جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔ حالانکہ نبی کو بلکہ کسی معمولی شریف یا مسلم کو بھی یہ ہرگز حق نہیں
پہنچتا۔ کہ ایسی صورت میں کسی خیالی معنے کو ایسے حصری الفاظ سے ایکدفعہ قطعی کردے
اور کسی دوسری دفعہ اس سے پھر کر صرف یہ کہدے کہ محض اجتہادی غلطی تھی۔
دیکھئے اب کیسی صریح اختلاف بیانی ہے اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ایسا ہونا
مرزا صاحب کے بشری تقاضا سے تہا۔ اور کہ خدا تعالےٰ نے اونہیں ایسا کرتے
وقت محفوظ نہیں رکھا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالی کا محافظہ ید قدرت
مرزا صاحب پر نہیں ہے۔ لہذا وہ سخت ٹھوکریں کھاتے ہیں۔

۴ـ اور لو مرزا صاحب اشتہار **قابل توجہ گورنمنٹ** میں صاف صاف
کہتے ہیں۔ کہ میں خود آنیوالے زلزلے کے خوف سے باہر پڑا ہوں۔ اور کثیر
خرچ بھی برداشت کر رہا ہوں۔ لیکن یہ ظاہر ہے کہ آپ آنے والے زلزلے کے
خوف سے گھر سے باہر نہیں نکلے۔ کیونکہ مرزا صاحب ۴- اپریل یوم گذشتہ
زلزلہ کی صبح ہی کو مکان کو چھوڑ کر باغ میں آگئے۔ حالانکہ وہ زلزلہ ہو چکا تھا
اب آنیوالے زلزلہ کا الہام ۹ اپریل کو ہوا۔ پھر اس قلب نبوت کو جسکو الہام
واللہ یعصمک من الناس ہو چکا تہا۔ اسقدر پریشانی ہوئی حالانکہ زلزلہ
درحقیقت کوئی متصل نہیں آرہا تہا۔ نہ ہی اسوقت آنیوالے زلزلے کا اس
شخص کو کوئی علم تک تہا۔ کیونکہ الہام مذکور جیسا کہ ذکر ہوا۔ ۹- اپریل ۱۹۰۵ء
کو ہوا۔

اگر اعتراض کیا جاوے کہ پیغمبر صلعم بھی کفار سے بچنے غار میں جا چھپے
تھے۔ تو کیا کہنے والے کو خود حجت نہیں ہوتی۔ کہ یہ فعل پیغمبر صاحب
صلعم کا قبل از نزول وحی واللہ یعصمک من الناس تہا۔ اور نیز
یہ کہ دنیا کو خدا کے عذاب سے بچنے کے لئے نہ تہا جسکی نسبت آیا ہے
کہ [illegible]۔ اور یہاں تو آپ جیسا کہ کہا جاتا ہے زلزلے سے بہاگ
اور باوجود اپنے الہام واللہ یعصمک من الناس الخ بہاگے۔ دیکھئے یہ
کیسی اختلاف بیانی بلکہ خلاف بیانی ہے۔

(باقی آئندہ)

نوٹ :- چونکہ مولانا صاحب مباحثہ کے واسطے ہندوستان میں تشریف لیکر گئے ہوئے ہیں۔ اسواسطے نوٹ درج نہیں ہو سکے (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

قصبہ بلاسپور تحصیل جگادہری ضلع انبالہ میں مسمی فقیریا خاکروب کی اہلیہ کے ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء کو بروز اتوار تین لڑکیاں ایکساتھ پیدا ہوئیں جو اسی روز یکے بعد دیگرے شام تک فوت ہو گئیں اور

نیز اسی قصبہ میں ایک گڈریا کی بکریوں سے جنگل میں جیسے ہو کر ایک بچہ دیا جسکے دونوں جانب دو منہ تھے اور گڈریہ خوف کے سبب سے اوسکو جنگل میں چھوڑ کر چلا آیا۔ (نامہ نگار جگادہری) خلاف قانون قدرت نہ ماننے والو کہاں ہو

حضور شہزادی ویلز صاحبہ نے اندرون تلطف شاہانہ ہندوستانی مستورات کیلئے کالیڈیز لیس ٹاون ہال میں قبول فرمانا منظور کیا ہے۔

لندن کی مسجد کے چندہ میں ہز امپیریل میجسٹی شاہ ایران نے ۱۳ ہزار ۵ سو قران امداد میں دئیے اور حاجی محمد حسین آغا نے ۵۰۰ پونڈ ... بہت حاصل کی شاہ موصوف نے مسجد کے نقشہ جات وغیرہ بغور ملاحظہ فرمائے امید ہے کہ شاہ مجلکا بہت زیادہ اعانت فرماوینگے۔

سمندر میں عجیب نظارہ ہانگ کانگ کا ٹیلیگرافسٹ ... نامہ نگار سپید اخبار لکھتا ہے کہ دیا امل بندر کے کنارے پر سمندر کا پانی سرخ اور متعفن ہو گیا ہے رات کے وقت پانی سے شعلے اٹھتے ہیں اور کبھی کبھی بجلی کی سی کیفیت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا بادل کا ٹکڑا اکٹر کر ڈالا گیا ہے لوگ بڑی رات گئے تک یہ نظارہ دیکھنے کے لئے جمع رہتے ہیں

ہولناک آندھی سیالکوٹ ضلع گوجرانوالہ میں ۲۲ ستمبر رات کے ۹ بجے ایسی سخت ہولناک آندھی آئی کہ مخلوق خدا سہم گئی ۳ گھنٹہ تک سخت زور رہا مکانوں کے چھت اڑ گئے پھر زور سے بارش ہوئی مکانات شق ہو کر پانی سے بھر گئے میونسپلٹی کی لالٹینیں جو سڑکوں پر لگی ہوئی تھیں سب اوکھڑ گئیں ہزاروں پرندے مر گئے باغ ویران ہو گئے نقصان جان بھی بہت ہوا (الامان)

عجیب کنواں تمام دنیا کے کنوؤں کا قاعدہ ہے کہ ان کے سوتوں سے پانی کے چشمے ہوا کرتے ہیں۔ لیکن کنیڈا میں ایک عجیب قسم کا کنواں ہے جسکے سوتوں سے بجائے پانی کے ریت کی رو نکلتی ہے معلوم نہیں وہ کیا طاقت ہے جو کنوئیں کی سطح سے ... فٹ کی گہرائی سے ریت کو اس طرح

اوپر اچھالتی ہے۔

ضلع دروہا (ممالک متوسط) کے ایک سکول ماسٹر نے ایک بچہ کو کوٹھری میں بند کر دیا۔ اور جب لڑکے کے والد کو کہلانے کے لئے لایا تو کوٹھری کھولنے پر معلوم ہوا کہ بچہ کے گرد ایک موٹا سانپ لپٹا ہے اور بچہ مرا پڑا تھا۔ ماسٹر جی دہر لئے گئے۔

ملا زئی (سرحدی علاقہ) کے ایک ہندو نے اپنی عورت کو ٹانک کے ایک ہندو کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ جب مشتری کی پہلی عورت نے غضب میں آکر افیون کھا کر خودکشی کر لی شرم باشرم!!

محکمہ پولیس میں ۲۳ فیصدی کنسٹیبل لکھ پڑھ سکتے ہیں۔

لارڈ منٹو صاحب گھوڑدوڑوں میں خوب حصہ لینا چاہتے ہیں اسلئے ولایت سے چند جانور لاتے ہیں۔

چیمپس میں دو چور لڑکیاں ایک خفیہ پولیس کے انسپکٹر نے رو پارسل چرا کر لیجاتی ہوئی گرفتار کیں۔

بمبئی کے مسلمان شہزادہ صاحب کے خیر مقدم میں ساجد اور مشہور مقامات کو بقعہ نور بنائیں گے اور اظہار خوشی میں جلسے ہونگے۔

کرشمہ قدرت موضع سرائے علاقہ گوجرانوالہ کے ٹھواری سنتا سنگھ کی بیوی ۶ یا ۷ ماہ کا بچہ چھوڑ کر انتقال کر گئی تھی۔ باپ اس شیر خوار بچہ کو بہلانے کی غرض سے اپنے پستان منہ میں دیدیا کرتا۔ چند روز میں چھاتیوں میں کافی دودھ اتر آیا۔ اب لڑکا ڈیڑھ سال کا ہو گیا جو باپ کا دودھ پی کر پرورش پا رہا ہے۔

شاہی سیاحت کے موقع پر جو جو امداد افواج ہونیوالی ہے وہ راولپنڈی سے دس میل آگے ہوگی۔

خوشی کی بات ہے کہ انگلستان میں اس سال بھی امتحانات میں ہندوستانیوں نے انعام حاصل کئے جنمیں ہندو مسلمان دونو ہیں۔

پائونیر لکھتا ہے کہ یہ بات سرکاری طور سے بیان کی گئی ہے کہ پرنس آف ویلز کی تشریف آوری کی یادگار میں محصول نمک میں تخفیف کئے جانے کی آفواہ غلط ہے (کیونکہ نہیں)

انگلستان کے مشہور پہلوان سینڈو نے اپنے علاج سے ایک پارسی کو جو ۱۰ سال سے بیمار چلا آتا تھا۔ تین مہینے میں اچھا کر کے ۵۰ ہزار روپیہ مریض سے معاوضہ حاصل کر لیا۔

ahmadimuslim.de

مندرجہ ذیل کتابوں کی قیمت میں ۱۳ نومبر ۱۹۰۵ء تک ثلث قیمت کی رعایت کیجاویگی پیہ اصل قیمت درج ہے

(۱۱)

کتب خانہ ثنائی امرتسر کی مشہور و معروف کتابوں کی فہرست

تفسیر ثنائی اردو

تفسیر ثنائی اردو:- پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے یہی تفسیر دیکھی گئی ہے نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی سے ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے تعلقوں کو تفسیر میں لکھکر تشریح کیگئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ بانہ وشافہ تفسیر سے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں جائز ہونے دلائل عقلی ونقلی سے آنحضرت صلعم کی نبوت کا ثبوت ہے ایک مخالف سے مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو جنمیں سے سردست چار جلدیں تیار ہیں

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲

جلد دوم سورۂ آل عمران و نساء ۱۲

جلد سوم سورۂ مائدہ انعام اعراف ۱۲

جلد چہارم سے تا سورہ نحل ۱۲

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن اس طرز پر آجتک کوئی تفسیر نہیں لکھی گئی بڑی خوبی اس میں یہ ہے کہ آیت کے معنے بجز کسی دوسری آیت سے استدلال واستشہاد و غیرہ مشکل مقامات پر کیسی بھی بتلائی گئی ہے معقول طریقہ سے حل کیا گیا ہے غرض عربی سلسلہ میں ایک قابل قدر تفسیر ہے کل تفسیر کی قیمت ۔۔۔

تقابل ثلاثہ (توریت، انجیل، قرآن کا مقابلہ) صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت

ثابت کیگئی ہے عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ ہے (عہ)

الہامی کتاب:- وید اور قرآن کے الہام پر مسلمانوں اور آریہ عالموں کی مفصل بحث سے بحث کیا ہے تمام مباحث کا فیصلہ ہے۔ قرآن مجید کے الہامی ہونیکا کامل ثبوت قیمت

حق پرکاش:- آریوں کے گرو دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے اخیر تک اعتراض کئے ہیں جنکا یہ مفصل اور مکمل جواب دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے قیمت

ترک اسلام:- بابو عبد الغفور (دھرم پال) کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب شروع میں نبوت محمدیہ کا ثبوت اور اخیر میں قرآن مجید کے کامل قیمت

آداب العرب:- عربی کی الیسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ ہر نوخواں بلا مدد استاد بھی مطالب سمجھ لے اور کامیاب ہو سکے۔ نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا ہے قیمت

اسلامی تاریخ:- آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات طیبہ بطرز حکایات بچوں کیلئے بہت مفید ہے قیمت

خصائل النبی:- شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ جسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزانہ عادات مبارکہ معلوم ہوں۔ بچوں کیلئے مفید ہے کئی دفعہ چھپ چکا ہے

تغلیب الاسلام:- بجواب تہذیب الاسلام عبد الغفور (دھرم پال) جلد اول قیمت

ایضاً - جلد دوم قیمت

ایضاً - جلد سوم قیمت

مناظرہ نگینہ:- مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۰۳ء میں بمقام نگینہ ہوا تھا قابل دید ہے قیمت

السلام علیکم:- اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ۔ آریوں کے متعلق خاص نوٹ قیمت

اہلحدیث کا مذہب:- فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکاری ہیں مگر بثبوت آیات اور بغیر کسی کی دل آزاری کے

نماز اربعہ:- اسلامی نماز کے احکام اور مذاہب اربعہ (اسلام، عیسائی، ہندو، آریہ) کی عبادتوں کا مقابلہ

اسلام اور برٹش لاء یعنی سیاست محمدیہ اور تعزیرات انگریزیہ کا مقابلہ حدیث فوجداری و دیوانی مال گذاری وغیرہ میں انگریزی اور اسلامی قوانین کا مقابلہ کرکے بدلائل واضح ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی قانون ہی موجب آسائش و فلاح رعایا ہے

بحث تناسخ:- تناسخ اور مادہ کا ابطال قیمت

ہدایت الزوجین:- نکاح و طلاق کے مسائل اور میاں بیوی کے حقوق کا بیان قیمت

رسوم اسلامیہ:- رسوم قبیحہ متعلقہ شادی بیاہ کی تردید اور اتباع سنت نبویہ کی تاکید قیمت

الہامات مرزا:- مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بشرح ... مرزا قادیانی کی نبوت توڑنے کو کافی ہے ... قیمت

... کے متعلق کہ قدیم ہے یا حادث ... قیمت

... قیمت

مسواک ... قیمت

چودھویں صدی کا مسیح:- مرزا قادیانی کے سوانح عمری بطرز ناول نہایت دلچسپ قیمت

تحدیث نعمت اور کتاب ... دونوں ... دلچسپ کتابیں ہیں قیمت

المشتہر: مینیجر مطبع اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

دی میسبیٹ آرٹ بکس ورکس شہر سیالکوٹ

معززین ملک! آج بیشک آپکو بہت سی ایسی سٹیل ٹرنکس ہر جگہ مل سکتی ہیں۔ جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے نگاہوں کو گرویدہ کر لیتی ہیں مگر جب استعمال میں آتی ہیں تو چند روز میں اُن کے جوہر کھل جاتے ہیں افسوس کہ اصل لاٹری کے ٹکٹوں کا ایک اندازہ و بند طریق نکلا ہے۔ جو غور کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائداری اور قیام نہیں ہے اسلئے بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے۔

ہم نے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہماری کام میں یہ بات خصوصیت کے ساتھ پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملتا کیونکہ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں اور بیرونجات کے بہت سے کارخانہ دار ہمیں سے رنگ و روغن کرا لیتے ہیں اور ہم سے ہی عموماً مال منگا کر اپنے ہاں بھجواتے ہیں اس طرح سے خریداروں کو بہت نقصان ہوتا ہے اسی دقت کو دور کرنے کے لئے قیمت میں رعایت کر دی ہے اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ امر بات کے شاہد ہیں کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے۔

غیر معمولی رعایت۔ ہم نے قیمت میں بھی نسبتاً تخفیف کر دی ہے بجائے ۳ فی انچ ۲ فی انچ کر دی ہے۔ اسلئے کہ ہم خود دستکار ہیں اور ارزاں فروشی بسیار فروشی پر ہمارا عمل ہے علاوہ رعایت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہایت مضبوط ہے امید ہے کہ معزز خریدار ہماری محنت کی داد دینگے۔

	فی انچ ۲							
	۲۴ انچ	۳۰ انچ	۳۶ انچ	۴۲ انچ	۴۸ انچ	۵۴ انچ	۶۰ انچ	۱۹-۱۰ انچ
قیمت بعد رعایتی	للعہ	[illegible]	ہے	ہے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

نوٹ:۔ کوئی صاحب سکے خرید ا کر ایک ٹرنک مفت ملیگا محصولڈاک بذمہ خریدار۔

تمام خط و کتابت بپتہ ذیل ہو

عبد العزیز اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک میکرز بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ

تصدیق اور خواہش

بخدمت جناب فیضمآب حکیم حاذق محمد ابراہیم صاحب المعروف چشتی دام ظلکم۔ بعد از سلام مسنون آنکہ۔ کمترین نے جو ہر مصفے خون کی خورد شیشی لقیمت ۱۲ آپ سے ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۰۵ء کو منگوائی در اصل بہت ہی عمدہ دوائی ہے کمترین کا بچہ بعمر ۱۲ سالہ جسکے تمام جسم میں مادہ آتشک کا سخت اثر تھا اور وہ مجھسے متاثر تھا یعنے در اصل بیماری پہلے مجھکو ہوئی اور میری باعث میرے بچے کو۔ کمترین نے اسکا علاج دیسی و ڈاکٹری بہت کچھ کیا۔ مگر صحت نہ ہوئی لہذا حضور کا علاج بذریعہ جو ہر مصفے خون کیا۔ بفضل خدا یہ دوائی بہت کچھ مفید ثابت ہوئی لڑکا سابق میں ایسا موٹا تازہ نہ تھا جیسا کہ اب۔ مہربانی فرماکر ایک شیشی خورد جوہر مصفے خون کی اور ارسال فرمائیگا۔

الراقم۔ نیازمند ابدار خان بالگزار موضع سیال گاؤں ضلع بیتول ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۵ء

جناب چشتی صاحب! السلام علیکم آپکے کارخانہ سے بندہ نے کئی اشخاص کو دوائی منگا کر دی اور اللہ کے فضل و کرم سے ہر ایک کو خاطر خواہ آرام ہوتا رہا۔ مگر کمترین کا داماد جسکی عمر ۲۰ سال کی ہے اسکو کھانسی بہت آتی ہے اور خون اور پیپ بدبودار تھے میں آتا ہے سو آپ اسکی دوائی روانہ کریں ہمرسلہ عبد الحمید خاں از بیتول۔ تاریخ ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۵ء

اطلاع۔ چونکہ موسم سرما شروع ہوتا ہے اسواسطے کارخانہ ہذا میں ماء اللحم گھدی دوا نشہ تیار کیا جاویگا جسکی تصدیق کیواسطے صرف اسقدر لکھنا کافی ہو سکتا ہے کہ اسکے شائق پہلے ہی سے خطوط لکھ رہے ہیں کہ ہمارے لئے اتنی بوتلیں تیار رہیں اور اگر کسی صاحب کو خواہش ہو۔ تو تھوڑے سے ادب سے گذارش کرتا ہوں۔ کہ وہ حرف خط تحریر فرماکر کارخانہ کی عزت افزائی کریں۔

(۱) نوٹ:۔ کوئی خط بند۔ میرے نام ہو اگر اسپر لفظ چشتی نہ ہوگا۔ تو بندہ اسکی تعمیل کا ذمہ وار نہیں اور نہ ہی وہ خط مجھے ملیگا۔

(۲) نوٹ:۔ ہر ایک مرض کا علاج طبی جانفشانی سے کیا جاتا ہے جو صاحب باہر بلانا چاہیں بذریعہ خط و کتابت پہلے فیصلہ کرلیں

حکیم محمد ابراہیم المعروف چشتی چوک سنت سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا